احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 2 جنوری 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 2 جنوری 2003ء 28 شوال 1423 ہجری-2 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 2

اسماء سکھائے گئے

حضرت ابورافعؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

میری امت میرے لئے پانی اور مٹی میں متمثل کی گئی اور مجھے وہ تمام اسماء سکھائے گئے جو آدم کو سکھائے گئے تھے-

(المزهر فی علوم اللغة وانواعها- علامه جلال الدين سيوطی ص19)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عربی زبان ام الالسنہ ہے- اس سے وہ کام نکلتے ہیں' جو دوسری زبان سے ممکن نہیں اور انشاء اللہ یہ معارف نہایت وضاحت اور لطافت سے کتاب منن الرحمٰن کے ذریعہ سے ظاہر ہوں گے' جو میں نے آج کل عربی زبان کی فضیلت اور اس کو ام الالسنہ ثابت کرنے کے بارہ میں شروع کی ہے- معلوم ہو جائے گا کہ یورپین لوگوں کی تحقیقاتیں بالکل نکمی اور ادھوری ہیں- اور ان کو بھی پتہ لگ جائے گا- کہ زبانوں کی گم گشتہ ماں بھی اس زمانہ ہی میں جہاں اور گمشدہ دینی صداقتیں مل گئی ہیں- مل گئی ہے اور وہ عربی ہی ہے- الغرض عربی زبان کی لغت جسمانی سلسلہ میں روحانی سلسلہ بھی دکھلاتی جاتی ہے- اس لئے کہ جسمانی امور اور جسمانی باتیں خارجی طور پر ہمارے مشاہدہ میں آتی ہیں اور ہم ان کی ماہیت نہایت سہولت اور آسانی سے سمجھ سکتے ہیں- پس ان پر قیاس کر کے روحانی سلسلہ اور روحانی امور کی فلاسفی سمجھ میں آنی مشکل نہیں ہوتی اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور برکت ہے جو اس نے اس تاریکی اور ضلالت کے زمانہ میں معرفت کا نور آسمان سے اتارا- تاکہ بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھلائے اور ایسا طریق اور پیرایہ ظاہر کیا جواب تک راز کے طور پر تھا- وہ کیا؟ یہی لغت عرب کی فلاسفی اور ماہیت سے استدلال مبارک ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے فضل کی قدر کرتے اور اس کے لینے کو تیار ہو جاتے ہیں-

(ملفوظات جلد اول ص 36)

عربی زبان بہت وسیع ہے اور ہر ایک قسم کی اصطلاحیں اس میں موجود ہیں اور تصنیفات اس قدر کثرت سے ہو رہی ہیں کہ جن کا علم بجز خدا کے اور کسی کو نہیں ہو سکتا- صرف حدیث ہی کو دیکھو کہ کوئی کامل طور پر دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے علم حدیث کی کل کتابوں کو دیکھا ہو-

پھر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے علیٰ سبیل الذکر فرمایا کہ "حال ہی میں مولوی نورالدین صاحب کے پاس مصر سے کتب خانہ خدیویہ کی ایک فہرست سات جلدوں میں آئی ہے- وہ فہرست ایسے طور پر مرتب کی گئی ہے کہ اس کو پڑھ کر بھی ایک مزہ آتا ہے- ایسے ڈھنگ پر کتابوں کے نمبر دیئے ہیں کہ ایک بالکل اجنبی بھی اگر لائبریری میں چلا جاوے' تو وہ بلا تکلیف عین کتاب پر ہاتھ ڈالے گا؛ بشرطیکہ اس نے فہرست کو ایک بار دیکھا ہو"-

اس پر حضرت اقدس نے پوچھا- کہ "وہ کتابیں باہر جا سکتی ہیں"؟

"مولوی صاحب نے فرمایا- "ہاں- وہ لائبریریاں ایسی نہیں- کتابیں نقل ہو سکتی ہیں- وغیرہ- وغیرہ-"

اس پر جناب امام ہمام نے فرمایا- کہ:

"خدا تعالیٰ نے (دین) کی کس قدر تائید کی ہے- اگر کوئی نادان (دین) کی اس تائید الٰہی کا انکار کرتا ہے' تو اسے ماننا پڑے گا کہ کبھی بھی دنیا میں خدا نے کسی کی تائید نہیں کی- زبان کا اس قدر وسیع ہونا اور پھر اس میں اس قدر کثرت سے تصنیفات کا ہونا بھی (دین) ہی کی تائید ہے' کیونکہ قرآن شریف ہی کی تائید ہوئی ہے- کوئی اہل لغت جب کسی لفظ کے معنے لکھتا ہے' تو اگر وہ لفظ قرآن کریم میں آیا ہے' تو ساتھ ہی اس نے وہ آیت بھی ضرور لکھ دی ہے-"

یہاں مولانا عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ "لسان العرب نے تو یہ طریق لازمی طور پر رکھا ہے-" پھر حضرت نے اپنے سلسلہ تقریر میں فرمایا- کہ:

"سنسکرت وغیرہ زبانیں تو قریباً مردہ ہو گئی ہیں- نہ ان میں تصنیفات ہیں نہ کچھ اور- ایسا ہی عیسائیوں کا حال ہے کہ ان کی انجیل کو اصلی زبان کی طرف توجہ ہی نہیں رہی"-

(ملفوظات جلد اول ص 179)

نظارت تعلیم القرآن کے زیر انتظام
ٹیچرز ٹریننگ کلاس

20 جنوری تا 9 فروری 2003ء ربوہ میں ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی کے زیر انتظام قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے- اس کلاس کے طلباء کو عربی تلفظ کی خصوصی ٹریننگ کے ساتھ عربی گرائمر اور قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی سکھایا جائے گا- محترم امراء اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اضلاع سے اس کلاس میں شرکت کیلئے کم از کم دو ایسے نمائندگان ضرور بھجوائیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور قرآن کریم سیکھنے کا شوق بھی رکھتے ہوں- کلاس سے استفادہ کرنے والے طلباء ٹریننگ کے بعد اپنے اپنے علاقہ میں جا کر احباب کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ سکھائیں اور اساتذہ تیار کرنے میں ذیلی تنظیموں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں- اس کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء کو امراء کرام یا صدران اپنا تصدیقی خط ضرور دیں- اس کے بغیر کلاس میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی-

(نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

عائشہ دینیات اکیڈمی میں داخلہ

دینیات کلاسز کے لئے داخلہ جاری ہے- مندرجہ ذیل نصاب دو سال کے عرصہ میں چار سمیسٹرز میں مکمل کروایا جاتا ہے- قرآن کریم (مکمل) باترجمہ اور درست تلفظ کے ساتھ- کتب احادیث- کتب بانی سلسلہ- تاریخ دین- تاریخ سلسلہ- عربی کتب- عربی گرائمر- ہر سمیسٹر کی الگ سند دی جاتی ہے- کم از کم تعلیمی معیار میٹرک ہے- عمر کی کوئی مقررہ حد نہیں ہے- ہر عمر کی خواتین داخلہ لے سکتی ہیں- فیس داخلہ 20 روپے ماہانہ فیس 10 روپے ہے- نصاب کی کتب ادارہ کی لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں- زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخلہ لے کر استفادہ کریں-

(پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1955ء ⑤

5 اگست برطانیہ کے رسالہ Eastern World کے ایڈیٹر سے حضور کی ملاقات۔ نیز زنجبار کے دو طلباء نے حضور سے ملاقات کی۔

6 اگست حضرت اماں جی صغریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات (پیدائش 1874ء)

11 اگست ایک سوئس دوست نے حضور کے ہاتھ پر احمدیت قبول کی۔

17 تا 22،20 اگست حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے کوئٹہ میں سرکردہ بہائیوں سے ملاقات کے بعد ان پر اتمام حجت کے لئے 5 مقالے احمدیہ بیت الذکر میں عام اجلاسوں میں پڑھے۔ اور بعد میں بہائیوں کو سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ بعد میں یہ لیکچرز ''بہائیت کے متعلق پانچ مقالے'' کے عنوان سے شائع کر دیئے گئے۔

24 اگست حضور کے قافلہ کی پہلی پارٹی لندن سے کراچی پہنچ گئی۔

25 اگست حضور نے لندن میں ایک اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اس میں پاکستان کے ہائی کمشنر اور دیگر ممتاز شخصیات شامل تھیں۔

25 اگست حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1900ء)

26 اگست حضور کی لندن سے وطن واپسی کے لئے روانگی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب حصول تعلیم کی غرض سے انگلستان ٹھہر گئے تھے اور 4 ر اکتوبر 57ء کو واپس تشریف لائے۔

27 اگست حضور کی زیورک میں آمد اور الوداعی خطاب

28 اگست سوڈان کے آنریری مربی احمدیت السید ابراہیم عباس فضل اللہ وفات پا گئے آپ خرطوم سوڈان کے باشندے تھے۔

28 اگست حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی وفات۔ آپ 21 برس تک افریقہ میں مربی سلسلہ رہے آپ شادی کے تھوڑی عرصہ بعد افریقہ چلے گئے۔ واپسی پر آپ کی اہلیہ بوڑھی ہو چکی تھیں۔

29 اگست حضور کا زیورک میں طبی معائنہ۔

31 اگست حضور نے زیورک کے ایک علمی ادارہ میں انگریزی میں ''دین کی روح اور اس کے بنیادی اصول'' کے نام سے پرمعارف لیکچر دیا۔

4,3 ستمبر جماعت امریکہ کی آٹھویں سالانہ کانفرنس۔ حضور نے پیغام بھیجا۔

4 ستمبر حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کی وفات۔ آپ ناظر دعوت الی اللہ اور وکیل التبشیر رہے۔

5 ستمبر حضور کی کراچی میں آمد۔ جماعت کراچی کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ اور حضور کا خطاب۔

9 ستمبر حضور نے 23،16،9 ستمبر کو خطبات جمعہ کراچی میں ارشاد فرمائے۔

9 ستمبر جھنگ کے ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا لیکچر ہوا۔

جذبات مسرت

ہم جن کو ڈھونڈتے رہے قلبِ حزیں کے ساتھ
جلوہ نما ہوئے ہیں وہ طرزِ حسیں کے ساتھ

کچھ دیر تک رہا تھا جو بادل کی اوٹ میں
نکلا ہے ماہتاب پھر تابِ جبیں کے ساتھ

رعنائیاں ہیں ان کی پھر بامِ عروج پر
تکنے لگے ہیں پھر ہمیں چشمِ حسیں کے ساتھ

طاہر کے ہے وجود سے بزمِ جہاں سجی
زینت انگشتری کی ہے جیسے نگیں کے ساتھ

اڑتی ہیں ان کی آہ سے ہر آن ظلمتیں
ہے جن کے دل کا رابطہ عرشِ بریں کے ساتھ

کر پیش ان کے سامنے نذرانہ اشک کا!
جا ان کی بارگاہ میں درثمین کے ساتھ

ہتھیار پھینک دے پرے اللہ پہ رکھ نظر
تسخیر کر جہاں فقط کارِ جبیں کے ساتھ!

کھل جائیں تیری آنکھ پر اسرارِ آسماں
چھو جائے گر جبیں تری خاکِ زمیں کے ساتھ

بیمار تھا مسیحا تو تڑپے تھے ہم ضرور
شافی کو دیکھتے رہے نورِ یقیں کے ساتھ

عبدالسلام اسلام

16 ستمبر حضور نے سفر یورپ کے بعد یورپ میں دعوت الی اللہ کی خاطر وقف کے لئے پرزور تحریک فرمائی اور فرمایا اولاً دور اولاد کو وقف کریں۔

16 ستمبر حضور نے ناسازی طبع کی بنا پر صیغہ زود نویسی کو اپنی ذمہ داری پر حضور کے خطبات شائع کرنے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد پہلا خطبہ جمعہ 16 ر اکتوبر کے الفضل میں شائع ہوا۔

19 ستمبر حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کراچی کے دفتر کا افتتاح کیا۔

21 ستمبر جماعت کراچی کی طرف سے حضور کی ایک دعوت میں ایک گھنٹہ تک حضور نے خطاب فرمایا۔ اور تمام فرقوں سے یورپ میں مل کر دعوت الی اللہ کرنے کی اپیل کی جسے اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کیا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

پروگرام ملاقات
11 نومبر 1994ء

سوال: فراعین مصر کے اسرائیلی یا غیر اسرائیلی ہونے کے بارہ میں ایک استفسار؟

جواب:- اس کے متعلق میں پوری تحقیق کر چکا ہوں۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر آئے تو مصر پر جس بادشاہ کی حکومت تھی وہ اسرائیلی نہیں تھا اس کے متعلق بعض تحقیقوں کی رو سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اسرائیلی نسل کا خاندان تھا یعنی وہ لوگ تھے جو کسی اور ملک میں آباد ہو گئے تھے وہ حملہ آور ہوئے اور فراعین مصر سے ان کی حکومت چھینی اور کچھ عرصہ تک حکمران رہے مگر جو قرآن کریم کا حضرت یوسف والا بیان ہے اس میں اشارتاً بھی اس بات کا ذکر نہیں ہے۔ اس کو ملک فرمایا گیا ہے۔ اور فراعین مصر فراعین کہلاتے تھے اور یہ بھی قرآن کریم کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ کیونکہ بائبل حضرت یوسف کے زمانے کے بادشاہ کو فرعون کہتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کی حکومت 1570 ق۔م سے ڈیڑھ سو سال تک رہی ہے۔ ڈیڑھ سو سال کا عرصہ اس خاندان نے حکومت کی اس کے بعد فراعین مصر نے دوبارہ حملہ کر کے اس خاندان کو وطن سے نکال دیا اور پھر فرعونی حکومت شروع ہو گئی۔ وہ اسرائیلی جو اس عرصہ میں آباد ہوئے وہ وہ تھے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ وہاں آ کے آباد ہوئے اور پھر رفتہ رفتہ ان کے اثر ورسوخ کے نتیجے میں اور بھی زیادہ آ کے بیٹھنے شروع ہو گئے۔ پس یہ کہنا کہ وہ اسرائیلی تھا۔ جس نے حضرت موسیٰ کے اوپر ظلم کیا قطعی طور پر خلاف قرآن ہے قرآن یہ بات پیش کرتا ہے کہ موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ ہماری قوم پر تم یہ احسان جتا رہے ہو کہ میری قوم کو تم نے غلام بنا لیا اور ان پر مشقتیں ڈالیں اگر وہ اسرائیلی تھا تو اس کو یہ کیسے کہہ سکتے تھے وہ فرعون مصر ہرگز اسرائیلی نہیں تھا کیونکہ قرآن کریم فرعون کی قوم کو الگ بتاتا ہے اس قوم کو الگ بتاتا ہے۔ وہ جو اپنا ایمان چھپانے والا ہے اس کے متعلق فرماتا ہے یہ فرعون کی قوم سے تھا اور حضرت موسیٰ کی قوم الگ تھی اور موسیٰ کی قوم کو نجات دے کر دے لے جانا تھا تو اس فرعون وغیرہ کو کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے کیونکہ ساری قوم کے لئے اگر حکم تھا بنی اسرائیل کے لئے تو فرعون اور دوسرے حاکم وقت کو کیوں پیچھے چھوڑ دیا۔ پس یہ محض ڈھکوسلے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض عیسائی محققین نے یہ شوشہ ضرور چھوڑا ہے کہ وہ لوگ پرانے اسرائیلی تھے جو کسی وقت کسی دوسری جگہ آباد ہوئے تھے اس کا کوئی بھی ثبوت نہیں ہے۔ یہ بائبل کی غلطیاں ہیں جن کے اوپر یہ محققین کئی طرح سے پردے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں مگر ایک اور پہلو یہ ہے کہ ان کی (Regime) (عہد حکومت) کو ختم ہوئے سو سال سے اوپر گزر چکا تھا۔ میں ابھی تک معین نہیں کر سکا کہ کتنا عرصہ گزرا لیکن جو دوسری (Regime) آئی ہے۔ وہ حضرت موسیٰ کے واقعہ سے بہت پہلے ختم ہو چکا تھا۔ یعنی وہ (Regime) پرانی ختم ہو چکی تھی اور اس عرصہ میں دو فرعون بدلے ہیں۔ حضرت موسیٰ جس کے زمانے میں پیدا ہوئے ہیں وہ فرعون اور تھا اور رعمسیس سیکنڈ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ وہ فرعون ہے جو اس کا بیٹا تھا اور حضرت موسیٰ کے باہر جانے کے بعد یہ تخت نشین ہوا ہے۔

اس ضمن میں بہت دلچسپ بعض تحقیق کے قابل چیزیں ہیں جن پر جماعت کو تحقیق کرنی چاہئے۔ حضرت موسیٰ واپس کیوں آئے جب قتل کا الزام ان کے اوپر تھا تو واپس کیوں آئے۔ پہلا فرعون مہربان تھا اور دوسرا شریر تھا۔ وہ لڑکا جس کے متعلق جانتے تھے کہ کس قسم کا ہے ان کے سامنے جوان ہوا تھا اور فرعون اس سے حاسد بھی تھا وہ اس کی حکومت میں کیوں واپس آ گئے اور پھر یہ بات کہ یہ فیصلہ خود کیا تھا اس لئے غلط ثابت ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ نے خوف کا اظہار کیا یعنی جب اللہ نے کہا واپس جاؤ تو عرض کیا کہ اے خدا خون کا بدلہ مجھ سے وہ لینا چاہتے ہیں تو خطرہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ کوئی خطرہ نہیں۔ اور حالانکہ خطرہ اسی فرعون سے ہوا۔ اس کی کیا حکمتیں ہیں بعض تحقیق طلب باتیں ہیں میرا ذہن اس طرف جاتا ہے اور میں نے اپنے تحقیقی گروپ کو کہا ہے کہ اس کے متعلق پورا کھوج لگاؤ کہ ہو سکتا ہے اس زمانے کا جو قانون تھا وہ شخصی قانون ہو۔ اور ہر آمر کے گزرنے کے بعد اس کا قانون ختم ہو جاتا ہو۔ اور نئے آمر کے بعد نیا قانون نئے فرمان جاری ہوتے ہوں۔ اگر یہ صورت ہے تو وہ قاتل جو کسی بادشاہ کے زمانہ میں کسی اور جگہ چلا گیا جب وہ بادشاہ مرا تو پھر اس کی واپسی کا قانونی حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت موسیٰ کو واپس آنے کے بعد اس جرم میں نہیں پکڑا کہ تم قتل کر کے بھاگے ہو ہم تمہیں پکڑتے ہیں۔

ساری بحث دیکھ لیں کہیں یہ نہیں ہے کہ تم آ وَ اپنی زندگی کو ہمارے سپرد کرو پیغام بعد میں دینا اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بھاری امکان ہے اور میں نے جو تاریخ مصر کا مطالعہ کیا ہے بہت دیر ہوئی کیا تھا اس سے یہی مجھے تاثر ملتا تھا کہ فراعین کے ہاں ہر فرعون صرف حاکم نہیں تھا بلکہ مقنن تھا اس کے آتے ہی اس کی Constitution (آئین) آ جاتی تھی اور جب تک وہ اس Constitution (آئین) کے تابع کسی کے خلاف کوئی فیصلہ نہ کرے اس وقت تک سب وہ آزاد ہوتے تھے یہ ایک تصور ہے اس کی تحقیق کرانی چاہئے دوسرا یہ کہ خدا تعالیٰ نے جو فرمایا کہ جاؤ اور تمہیں خطرہ کوئی نہیں تو اس سے تو خطرہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس فرعون کی تو موت واقع ہو گئی تھی حضرت موسیٰ کو تو خبر نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ مر چکا ہے اب واپس جاؤ کیونکہ اب تمہارے راستے میں کوئی قانونی روک نہیں ہے۔

بائبل نے اس کو اور طرح سے بیان کیا ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ حضرت شعیب نے ان کو کہا تھا کہ اب تم آ جاؤ۔ وہاں بھی وہ لفظ جو آتا ہے کہ وہ مر گیا ہے اس لئے جاؤ یہ مزید اس خیال کو تقویت دیتا ہے کہ ان کے اس زمانے میں یہ معروف بات تھی کہ ایک بادشاہ مر جائے تو قانون بدل جاتے ہیں۔ یہ بڑی دلچسپ باتیں ہیں، تحقیق طلب ہیں مگر وہ جو فرعون کے اسرائیلی ہونے کا قصہ ہے وہ تو بالکل لغو بات ہے اس میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہے یہ قرآن سے متصادم ہے۔ کہیں سے اس نے کوئی دلیل نکالی ہے لیکن اس کے مقابل پر یہ تمام دلائل اور تمام طرز بیان ایسی ہے جو اس کے سامنے اس طرح چٹان کی طرح کھڑی ہے اور اس کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

سوال: اگر فرعون بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا تو حضرت موسیٰ نے اسے توحید کا پیغام کیوں دیا۔ حضرت موسیٰ تو بنی اسرائیل کے نبی تھے؟

جواب:- حضرت موسیٰ علیہ السلام جس قوم کے نبی تھے وہ بنی اسرائیل تھے لیکن جس طرح فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا تھا تو شیطان بھی اس کے تابع ہو گیا تھا۔ اس کے متعلق قطعی طور پر میرا یہی مسلک ہے کہ جب کسی قوم کو حکم دیا جاتا ہے تو اس قوم میں بسنے والے دوسرے ادنیٰ باشندے وہ بھی مخاطب ہوتے ہیں۔ اور پیغام سے جاگ پڑتے ہیں۔ مگر کہاں یہ استنباط اور کہاں قرآن کریم کا وہ بیان کہ یہ قوم اور ہے یہ قوم اور ہے۔ یہ بحث ہی اور ہے اس کا یہ نتیجہ نہیں نکلے گا۔ کیا غیر قوم مخاطب ہوتی ہے کہ نہیں یہ بحث اٹھنی چاہئے یہ نتیجہ کیسے نکل گیا کہ وہ ضرور بنی اسرائیلی تھا۔

سوال: آج کل نیڈل ویکسینیشن کی بہت بحث چل رہی ہے۔ ہمارے بچے جو سکولوں میں ہیں ان کو یہ ٹیکے لگوانے چاہئیں یا نہیں؟

جواب:- نیڈل ویکسینیشن ہو یا کچھ ہو یہ تو میڈیکل کے طریقے ہیں جو ہر قسم کے ہو سکتے ہیں یہ تو کلیۃً سوال نہیں اور کوئی گھبرانے والی بات ہی نہیں ہے۔ مگر ٹیکہ لگوانا یا نہ لگوانا یہ ہر شخص کا اپنا ذاتی حق ہے۔ اور قانون پابند نہ کرے تو بے وجہ ٹیکے لگوانا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ آج کل جو ویکسینیشنز دیتے ہیں بسا اوقات اس ویکسینیشن کے بعد بہت سی وبائیں پھوٹ پڑتی ہیں اور بعض بچے ہمیشہ کے لئے اس ویکسینیشن کے اثر سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ ان کی قوت سماعت، قوت بینائی وغیرہ پر بھی بعض دفعہ اثر پڑ جاتا ہے۔ یہ تو ہر شخص کا اپنا حق ہے۔ وہ کس رسک (Risk) کو زیادہ سمجھتا ہے۔ کیا وہ ویکسینیشن کے خطرے کو مول لینا زیادہ پسند کرے گا یا بیماری کا خطرہ لینا پسند کرے گا۔ تیسری آپشن یا اختیار یہ ہے کہ ہومیو پیتھک علاج کروائے اس میں بھی ویکسینیشنز ہیں۔ اور وہ بہت غیر معمولی طاقت والی ہیں۔ بہت اثر دکھاتی ہیں۔ میری ہومیوپیتھی کو تقریباً تیس سال ہو گئے ہیں شاید اس سے بھی زیادہ ہو گیا ہو۔ جب سے شروع کی ہے۔ میں نے ٹیکے نہیں لگوائے۔ سوائے اس کے کہ بعض دفعہ جب سفر کی خاطر قانون نے مجبور کیا۔ مثلاً افریقہ جاتی دفعہ، تو وہ مجبوری تھی ورنہ نہیں لگاتا نہ میرے بچوں نے لگوائے اور اللہ کے فضل سے کبھی اس طرح کی وبائی بیماری نہیں آئی۔ جب کہ ہمارے گھر مریضوں کا جمگھٹا ہوتا تھا ہر قسم کی بیماری۔ چہرے ابلے ہوئے بیماروں میں کئی سخت قسم کی متعدی بیماریاں لے کے برآمدوں میں ادھر ادھر پھرتے اور اللہ کے فضل سے ہم ان سے محفوظ رہتے تھے۔ لیکن ہو سکتا ہے کوئی غیر معمولی خدا کی طرف سے بھی تصرف ہو لیکن عام طور پر میں نے دیکھا ہے کہ جہاں اچھا اور تجربہ شدہ ہومیو علاج مہیا ہو وہاں دوسرے ٹیکے کی ضرورت نہیں لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں جن میں ایسا تجربہ شدہ نوسوڈز ہمارے علم میں نہیں ہے۔ کم سے کم میرے علم میں نہیں ہے۔ مثلاً خسرہ ہے، خسرہ

کا مجھے اب تک کوئی ہومیو پیتھک حفظ ماتقدم کا علاج ایسا نظر نہیں آیا کہ قطعی طور پر کہا جا سکے کہ خسرہ پھر نہیں ہوا۔ لیکن کئی ہومیو پیتھ بعض دعوے کرتے ہیں۔ وہ دوائی اگر استعمال کروائی جائے تو ہو سکتا ہے کہ خسرہ ہو تو معمولی ہو زیادہ نہ ہو مگر اس کا بداثر بہر حال نہیں پڑے گا جو بداثرات ویکسینیشن کے ہوتے ہیں۔

سوال:۔ کہتے ہیں کہ ہومیو پیتھی میں تشخیص کا کوئی نظام نہیں۔ کیا ہومیو پیتھ اپنی تشخیص کے نتیجے میں یہ کہہ سکتا ہے کہ تمہیں کینسر ہو گیا ہے؟

جواب:۔ کیوں نظام نہیں ہے بڑا واضح نظام ہے۔ پرانے زمانے میں اطباء اپنی فراست سے، لمبے تجربے سے بعض علامتوں کو پہچانتے تھے۔ اور ان کی تشخیص کیا کرتے تھے۔ بعض ایسی باریک تشخیصیں تھیں کہ آج تک ان کا معمہ حل نہیں ہو سکا کہ انہوں نے وہ کیسے کر لیں۔ مگر لمبے تجارب سے جو نسلاً بعد نسلٍ انہوں نے ورثے میں پائے اور سینہ بہ سینہ آگے بڑھے۔ بعض اطباء نے ایسی مہارت حاصل کر لی تھی کہ کسی شخص کی نبض دیکھ کر اس کا حال بتا دیا کرتے تھے اور کئی واقعات دلچسپ اس سلسلے میں ملتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق آتا ہے یا کسی اور حکیم کے متعلق (مجھے تو کسی نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حوالے سے بتایا تھا) کہ کسی مرد نے ایک دفعہ شرارت سے برقعہ اوڑھ کر اپنی تکلیفیں بتائیں کہ مجھے حیض کی یہ تکلیف ہے تو میرے لئے کیا دوا ہے۔ نبض دیکھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یا جس حکیم کے متعلق یہ بات تھی جواب دیا کہ وہ تو بعد میں بتاؤں گا مگر آج تک میری زندگی میں ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ کسی مرد کو حیض آتا ہو۔ اور یہ تکلیفیں ہو رہی ہوں۔ اس لئے بہت ہی حیرت انگیز واقعہ ہے۔ ایک حکیم نابینا تھے دلی میں مشہور تھے ان کے متعلق آتا ہے کہ ان کے پاس دعا کہ تھا یا ایک خاص قسم کا سپرنگ تھا جس سے نبض کی دھڑکن کا پتا چل جاتا تھا۔ ہو سکتا ہے وہ کوئی اس طرح کی چیز ہو جیسے ہم بچپن میں فون کیا کرتے تھے، کھوکھلی تار وغیرہ سے یا ٹیوب سے تو اس میں جو ہوا ہے وہ دھڑکن تھوڑی سی آگے منتقل کر دیتی ہے۔ مگر جو بھی شکل تھی۔ ان کے متعلق کثرت سے گواہیاں موجود ہیں ہمارے لٹریچر میں بھی موجود ہے کہ عورتوں کو اس زمانے میں ہاتھ لگا کر نبض دیکھنے سے بھی بڑا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوتا تھا۔ اور کرواتے تھے اور جو بہت ہی زیادہ متشدد تھے وہ یہ بھی نہیں پسند کرتے تھے کہ کوئی غیر مرد نبض کی خاطر ہی اس کو ہاتھ لگائے۔ تو حکیم صاحب نے یہ [illegible] کر لیا تھا کہ وہ پردے میں تار اندر بھیجتے تھے اور اس کو پکڑا دیتے تھے اور غور کے بعد اس کی تشخیص کرتے تھے کسی نے ان سے از راہ مذاق ایک مریضہ کے متعلق پوچھا کہ نبض دیکھ کر بتایئے، اور اندر بلی تھی، بلی کے بازو پر تار باندھی ہوئی تھی۔ تو انہوں نے کہا کہ اس کا تو چھیچھڑے علاج ہے اور کوئی نہیں۔

اس لئے ہومیو پیتھی میں بھی علامتیں بتاتی ہیں اور بعض دفعہ بعض دواؤں کا عمل بتا دیتا ہے کہ یہ وہ بیماری نہیں ہے جسے تم سمجھ رہے ہو بسا اوقات ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ایک آدمی ایلو پیتھک تشخیص کے بعد خطرناک مرض دبا کے میرے پاس آیا ہے اور میں نے اس کو کہا کہ تمہیں یہ مرض نہیں ہے بالکل غلط کہتے ہیں۔ اور بعد میں جا کر اس نے جب دوبارہ پھر کسی اور جگہ چیک اپ کروایا تو انہوں نے کہا پہلے غلطی تھی یہ بالکل نہیں تھی۔ اور بعض علاج ایسے ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ وہ روزمرہ فائدہ دیتے ہیں۔ علامتیں ملتی ہیں۔ تو مجھے شبہ پڑتا ہے کہ یہ کینسر نہ ہو۔ کیونکہ اس کے لئے وہ عام علاج کارآمد نہیں ہوتے۔ پھر کچھ اور مریض کی علامتوں سے کچھ علاج کی تبدیلی سے یہ جو احتمال ہے وہ یقین میں بدل جاتا ہے کہ وہ ٹھیک تھا۔ بعض مریض ہیں ان کی علامتیں الگ الگ ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کو ہڈی کا کینسر ہے اس مریض کا کم وزن ہوتا ہے یا وہ ہلکا ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور اس کے وزن کے گرنے کو کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ آپ جتنا مرضی کھلائیں وزن گرتا رہے گا۔ بعض اور کینسرز میں بھی ہوتا ہے بعض کینسرز میں نہیں ہوتا بعض میں آدمی پھول جاتا ہے، لیکن اس کے جوڑ یا مسلز یا خون کے خلیے نہیں بنتے بلکہ پانی کا Retrention کی وجہ سے وہ بھاری ہو رہا ہوتا ہے۔ مگر پہچانا جاتا ہے۔ ایسے مریض جن میں وزن لازماً گر رہا ہے اور کچھ اور ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ ان کو دیکھ کر ہم کہہ دیتے ہیں کہ تمہیں کینسر ہے۔ بعض دفعہ ڈاکٹر نہیں بھی کہتے مگر آخر یہی ثابت ہوتا ہے۔ یہ بہت گہرا تفصیلی نظام تشخیص ہے۔

سوال:۔ موجودہ سائنسی علوم نے ثابت کیا ہے کہ بچہ کی ولادت اور پرورش اور شخصیت کو بنانے میں والدہ کا حصہ والد کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ آغاز حمل کے وقت بچے کو بے شک 23 کروموسومز باپ کی طرف سے ہوتے ہیں اور 23 ماں کے۔ مگر اس کے بعد باپ کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔ ولادت کے بعد ماں دودھ پلاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے باوجود بچہ والد کا سمجھا جاتا ہے۔ اس کو حق ولایت ملتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:۔ جہاں تک ماں کے بچہ پالنے کا تعلق ہے۔ موجودہ سائنس کے حوالے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ یہ تو معروف باتیں ہیں، قدیم زمانے سے جب سائنس ایجاد بھی نہیں ہوئی تھی کسی قسم کی سب جانتے تھے کہ ماں کے پیٹ میں پلتا ہے۔ وہی زیادہ بوجھ اٹھاتی ہے۔ وہی خدمت کرتی ہے۔ لیکن باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اور یہ دین حق نے نہیں شروع کیا۔ یہ قدیم سے ساری دنیا میں چلا آیا ہے۔ ایک یونیورسل گواہی ہے۔ اس کو آپ کیسے رد کریں گے۔ اس کا دین سے تعلق ہی نہیں ہے۔ اس کا یونیورسل انسانی رواج ہے۔ اور ہر ملک میں ہر قوم میں یہی رواج جاری ہوا۔ بعض قوموں میں استثناء موجود ہیں مگر میں ایک عالمی عمل کے طور پر آپ کو بتا رہا ہوں مرد ہی سے نام چلے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قوم کی شخصیت میں مردانگی کی صفات کا بہت بڑا دخل ہے۔ اور جب قوموں کو زندگی کا خطرہ ہوتا ہے تو مرد ہوتے ہیں جو آگے بڑھتے ہیں۔ انہی کا ذمہ ہے کہ وہ دفاع کریں اور شروع ہی سے مردوں ہی کے ذمہ ہے کہ وہ اقتصادی بوجھ اٹھائیں۔ وہاں بھی اگرچہ استثناء ہیں تھوڑے تھوڑے جیسے افریقہ میں ہیں بعض جگہ لیکن تمام انسانی تاریخ کا عمل یہ بتا رہا ہے کہ مردوں نے ہی اکثر و بیشتر جو اقتصادی نظام ہے اس کو چلانے کی ذمہ داری قبول کی اور وہی چلاتے رہے۔ عورتیں جو تھیں وہ Dependent رہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ 9 مہینے ماں کے جو پرورش کی ماں کی پرورش کون کر رہا تھا۔ اولاد بننے کے بعد بڑے ہونے تک جو پرورش تھی وہ کس نے کی تھی۔ ماں نے یا باپ نے۔ اکثر صورتوں میں باپ کرتا رہا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر جب ایک باپ کی شکایت کی گئی کہ یہ مجھ پر ظلم کرتا ہے یا میرے حق نہیں دیتا۔ تو رسول کریم نے باپ کو بلایا۔ اس نے ایک عرب شاعر کا کلام پیش کیا کہ یہ چھوٹا سا تھا جب اس کو بولنا نہیں آتا تھا میں نے اس کو بولنا سکھایا۔ میں نے اس کو ادب سکھایا چھوٹا سا تھا اس کو چلنا نہیں آتا تھا میں نے قدم بقدم چلنا سکھایا اور اس کو فنون حرب سکھائے اور بتایا کہ کس طرح تلوار چلائی جاتی ہے۔ کس طرح تیر اندازی ہوتی ہے۔ اور اسی طرح اس نے اس کی اقتصادی حالت وغیرہ کو بیان کرنا شروع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ شعر سنے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے باپ جو ہر قسم کے خطرات مول لیتا ہے۔ [illegible] یہ دنیا میں عملی طور پر کسی قوم میں تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ انسان کے حوالے سے کہہ رہا ہوں کہ انسانی تاریخ بتاتی ہے کہ اسی طرح ہوتا رہا ہے۔ اس کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔ یہ کہنا کہ باپ کا ہے باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے یہ درست ہے لیکن یہ کہنا کہ ماں کی طرف نہیں ہوتا یہ غلط ہے۔

قرآن نے ماں کے حقوق بڑے زور اور شدت سے بیان کئے ہیں۔ لیکن جہاں تک انسان کے قومی تشخص کا تعلق ہے۔ وہ باپ کی طرف منسوب ہوگا۔ کیونکہ اس کی پرورش اور بڑھانے میں زیادہ دخل باپ کا ہے۔ لیکن ماں کی پرورش میں بھی باپ ہی کا دخل ہے۔ یہ بھی ایک پہلو ہے جس کو آپ نہیں بھلا سکتے۔ ایسی صورت میں استثناء کو پیش نظر رکھ کر کوئی عام قانون جاری نہیں کیا جا سکتا۔ بعض دفعہ مائیں پالتی ہیں۔ اور یہ قانون جاری ہو جاتا ہے کہ جہاں مائیں پالتی ہیں اور باپ نہیں وہاں بیٹا ماں کا ہی ہوتا ہے۔ ناممکن ہے کہ باپ نان نفقہ نہ دے اور بچے کا مطالبہ کرے کہ یہ میرا ہے۔ تو یہ استثنائی فیصلے تو اپنے دائرے میں معقولیت رکھتے ہیں۔

پھر لوگ بھول جاتے ہیں کہ نو سال تک تو (دین) نے بہر حال ماں کو حق دیا ہے وہ صرف ماں کی خاطر نہیں بچے کی خاطر بھی ہے کیونکہ نو سال کی عمر تک بچے کے جذبات ایسے نازک ہوتے ہیں۔ اور ماں سے ایسا تعلق اس کا ہوتا ہے کہ اس سے الگ وہ رہ نہیں سکتا۔ اس کی شخصیت مکمل نہیں ہو سکتی اور اس کے بعد پھر اختیار دیا ہے کہ باپ کے پاس چلا جائے۔ لیکن باپ کو اس عرصہ میں ملنے جلنے کا حق دیا ہے۔ اور یہ دیکھنے کا حق دیا ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاقی اقدار جو اس کی ذات یا اس کے خاندان یا اس کے مذہب سے منسوب ہوں عورت اس میں رخنہ تو نہیں ڈال رہی۔ اگر ڈالے گی۔ تو پھر اس سے لے کر باپ کو دیا جا سکتا ہے یا کوئی اور حفاظتی تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں۔ اس کے بعد بچے کو قضاء میں حق دیا ہے کہ باپ کے پاس جاتا ہے یا ماں کے پاس رہنا ہے اب بتایئے ایسا بچہ جو ماں کی پرورش میں اتنا پلا ہو اور ماں نے اس کے ساتھ بہت احسان کا سلوک کیا ہو اور سب کچھ پیار سے رکھا ہو۔ پھر اس وقت باپ کے پاس کیوں جائے گا اگر باپ کے پاس جانے کا فیصلہ کرتا ہے تو بہت معقول بات ہے کہ اس کو باپ کے پاس بھیجا جائے تمام Advantage ماں کو حاصل تھے اور پھر بچے نے کہا کہ میں ماں سے باپ کے پاس جانا چاہتا ہوں اس لئے کہ اس عمر تک پہنچتے پہنچتے اس کو اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ باپ کے اندر ایک گہری شرافت ہے وہ روز تو مجھے پیار نہیں کر سکتا لیکن میری ذمہ داریاں قبول کر رہا ہے میرے اخراجات وہ دیتا ہے ماں کے بھی بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں تو وہ بچے کی فطرت کا پیغام ہے وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور وہ اس کو کہتا ہے کہ ماں ٹھیک ہے اور اکثر صورتوں میں بچے باپ کو مل جاتے ہیں لیکن یہ عرصہ بھی ابتلاء کا تھوڑا سا ہے جب وہ بلوغت کو پہنچا تو پھر قضاء کو یا کسی اور کو دخل دینے کا حق ہی کوئی نہیں نہ زبردستی باپ اس کو لے سکتا ہے نہ زبردستی ماں اس کو لے سکتی ہے وہ آزاد بچہ ہے ماں کے پاس رہے تو شوق سے رہے تو ماں کی حق تلفی کہاں ہوئی۔ نو سال باپ کے خرچ پر ماں نے اس کو پالا اور نو سال کے بعد بچے کو یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے تو باپ کے پاس جانے سے انکار کر کے ماں کے پاس رہے۔ اس کو فقہ میں خیار بلوغ کہتے ہیں۔

خیار بلوغ کے لئے بعض سات سال بھی کہتے ہیں لیکن نو سال والی حدیث ہمارے ہاں رائج ہے۔ سات سال تو بہت ہی جلدی فیصلہ کرنے والی بات ہے۔ نو سال کی عمر تک بچہ کافی حد تک ادھر ادھر دیکھ لیتا ہے فیصلے کر لیتا ہے۔ اب بتایئے ماں کی حق تلفی کہاں ہوئی۔ مجھے کہیں کوئی نظر آئی ہے

باقی صفحہ 5 پر

میاں منور احمد صاحب

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی انقلابی تھیوری کے عالمی اثرات

اس تھیوری کے ذریعے نئے ذرات دریافت ہوئے اور کائنات کی قوتوں کی تعداد چار سے تین ہو گئی

1961ء میں امریکی سائنسدان پروفیسر گلاشو نے Weak Nuclear Force (کمزور جوہری قوت) اور Electromagnetic Force (برقی مقناطیسی قوت) کو متحد کرنے کے کام کا آغاز کیا اس جزوی تحقیق کی تکمیل علیحدہ علیحدہ کام کر کے پروفیسر عبدالسلام صاحب اور ایک امریکی سائنسدان نے 1967ء میں کی۔ ان تینوں سائنسدانوں کو Electroweak Theory یعنی نظریہ کمزور برقی قوت پیش کرنے پر 1979ء میں دنیا کا سب سے بڑا انعام نوبل پرائز دیا گیا۔

تھیوری پیش کرنے کی وجہ یہ مسئلہ بنا کہ کمزور جوہری قوت پیدا کرنے والے ذرات وزن رکھتے ہیں جبکہ برقی مقناطیسی قوت پیدا کرنے والے ذرات بے وزن ہیں۔ Weinberg اور پروفیسر عبدالسلام صاحب نے یہ ثابت کیا کہ بنیادی ذرات (مثال کے طور پر Neutrino- Electron) کے Scattering Experiments (انتشار تجربات) کے ابتدائی مرحلہ میں دونوں متذکرہ قوتیں ایک قوت بن جاتی ہیں اس وقت یہ قوت چار بے وزن Bosons کے باعث وجود میں آتی ہے ابتدائی مرحلے کے بعد ایک پیچیدہ عمل کی تکمیل پر تین Bosons وزن حاصل کر لیتے ہیں جبکہ چوتھا Bosons بے وزن رہتا ہے۔ پروفیسر عبدالسلام صاحب کی تھیوری نے درج ذیل نئی باتوں کا نظریاتی طبیعات میں اضافہ کیا۔

☆ ''کمزور جوہری قوت'' اور ''برقی مقناطیسی قوت'' ایک ہی قوت کے دو مختلف مظاہر ہیں۔ نئی قوت کا نام Electroweak Force تجویز کیا گیا۔

☆ اس نئی تھیوری کے ذریعے ایک تو مادے کے بنیادی ذروں Bosons کا وزن معلوم کیا جا سکتا ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ Bosons مادے کے دوسرے ذروں Quarks اور Leptons سے جڑے ہوئے ہیں۔

☆ پروفیسر عبدالسلام صاحب کی تھیوری نے Bosons کو ریاضی کے کلیوں کی مدد سے دریافت کیا۔ ان بنیادی ذروں کی تصدیق 1983-84ء میں Cern سوئٹزرلینڈ میں ہونے والے تجربات نے کی۔ عین تھیوری کے مطابق ان ذروں (W±Bosons, Z Bosons) کے وزن بالترتیب 80 Gev/C2 اور 91Gev/C2 پائے گئے جب Proton اور Antiproton قوت کا مشاہدہ کیا گیا۔

☆ بنیادی ذروں نیوٹرینو۔ الیکٹران' الیکٹران۔ نیوکلیان' اور نیوکلیان۔ نیوٹرینو کے انتشار تجربات تھیوری سے حاصل شدہ معلومات کے عین مطابق پائے گئے۔

☆ Bosons کے علاوہ تھیوری نے ایک اور بنیادی ذرے Higgs Boson کی پیش گوئی کی۔ یہ ابھی دریافت نہیں ہوئے کیونکہ ان کو پیدا کرنے کے لئے موجودہ Accelerators (ذرات کو توانائی دینے والی مشین) ناکافی ہیں۔ ذیل میں کائنات میں کارفرما قوتوں کی طاقت' حد' ملوث بنیادی ذرے اور کائنات میں کردار ڈاکٹر صاحب کی تھیوری کی وضاحت کے لئے پیش خدمت ہے۔

نمبر شمار	نام قوت	مابین ذرات	حد	نسبتی طاقت	باہمی ربط کرنے والے ذرات	کائنات میں کردار
1	Strong Nuclear Force	Quarks Hadrans	10^{-15} meter	1	Gluons Mesons	نیوکلیان بنانے کے لئے Quarks قابو کرتی ہے نیوکلیس بنانے کے لئے نیوکلیان قابو کرتی ہے
2	Electro Magnetic Force	Charged Particles	لامحدود	10^{-2}	Photon	ایٹم مالیکیول کا ڈھانچہ بناتا ہے
3	Weak Nuclear Force	Quarks & Leptons	10^{-17} meter	10^{-5}	Bosons	نیوکلیس کی تشکیل
4	Gravitational Force	تمام بنیادی ذرات	لامحدود	10^{-39}	Graviton (Not Detected Experimentally)	مادے کو اکٹھا کر کے سیارے کہکشائیں بناتی ہے۔

دوسری اور تیسری قسم کی قوتیں پہلی قوت کا سوواں اور ایک لاکھواں حصہ ہیں۔ جہاں تک اثر کرنے کا تعلق ہے پہلی اور تیسری قوتیں بالترتیب ایک میٹر کے دس ہزار کھرب ویں اور دس لاکھ کھرب ویں حصہ تک اثر کرتی ہیں۔ جن ذرات کا درج بالا جدول میں حوالہ دیا گیا ہے ان کو سمجھنے کے لئے ہم بنیادی ذرات کی تقسیم پر غور کرتے ہیں۔

بنیادی ذرہ (Elementary Particle) مادے کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی ہے جس کی مزید تقسیم ممکن نہ ہو۔ بنیادی ذرات کو تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلی قسم میں مزید تقسیم نہ ہونے والے ذرات۔ دوسری قسم میں وہ ذرات شامل ہیں جو دو یا دو سے زیادہ بنیادی ذرات کا مجموعہ ہیں تیسری قسم وہ ذرات جو جدول میں دی گئی قوتوں کا باعث ہیں۔

پہلی قسم۔ اس کے دو مزید حصے ہیں پہلا حصہ Leptons پر مشتمل ہے۔ Leptons میں شامل Tau 'Muon Neutrino' Muon 'Electron Neutrino 'Electron اور Tau Neutrino ہیں۔ دوسرا حصہ Quarks پر مشتمل ہے یہ تعداد میں چھ ہیں اور ہر ایک کا انٹی قوارک ہے۔

دوسری قسم۔ اس کے بھی دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ Baryons کہلاتا ہے۔ اس میں پروٹان' نیوٹران' Lambda اور Omega ذرات ہیں۔ دوسرا حصہ Mesons کہلاتا ہے جو Rhu 'Kaons 'Pions اور Upsilon ذرات پر مشتمل ہے۔

تیسری قسم۔ اس میں Graviton (قوت ثقل کے لئے) Weak Boson (کمزور جوہری قوت یعنی Weak Nuclear Force کے لئے) Photon (Electromagnetic یعنی برقی مقناطیسی قوت کے لئے) اور Gluon پہلی قوت یعنی Strong Nuclear Force کے لئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی تھیوری کا استعمال High Energy Physics یا نظریاتی طبیعات میں ہے۔ اس نے مادے کو سمجھنے کو مزید آسان کر دیا ہے۔ ایک طرف نئے ذرات (Higgs Bosons Bosons) دریافت کئے دوسری طرف کائنات میں کارفرما قوتوں کی تعداد چار سے کم کر کے تین کر دی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تھیوری نے نظریاتی طبیعات کے کئی ایک لاینحل مسائل کا حل پیش کیا۔ اور نئی جہات میں راہنمائی کی۔ ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب اس تھیوری کے بعد Standard Model پر کام کر رہے تھے جس کے مطابق Strongnuclear Force اور Electroweak force کو یکجا کرنا تھا۔ مگر عمر نے وفا نہ کی۔ Parkinson اور Alzeiner جیسی امراض سائنس کے اس درخشندہ ستارے کی وفات کا سبب بنیں۔ ڈاکٹر صاحب 21 نومبر 1996ء کو لندن میں وفات پا گئے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کے والدین کی قبروں کے قریب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس درویش صفت عظیم سائنسدان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

تو میں مردوں سے تشخص پاتی ہیں۔ جس کا باپ نہ تھا اس کو ابن مریم کہا گیا۔ باقی سب تو ابنائے آدم ہی کہلائے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مسیح نے بھی ابن آدم کہا ہے۔ تو (دین) پر کیوں اعتراض کرتے ہیں یہ مجھے سمجھ نہیں آتی۔ ایک عالمی دستور ہے اس کے حوالے سے بات ہونی چاہئے۔ اور مذاہب عالم کے دستور کے حوالے سے بھی بات ہونی چاہئے۔ کونسا مذہب ہے جس میں اس کے برعکس فیصلے ہوئے ہیں۔ کوئی ہے۔ کوئی بھی دنیا میں ایسا مذہب نہیں ہے۔ تو جہاں انسان کی تاریخ متفق ہو مذہب کی تاریخ متفق ہو وہاں اعتراض کا کسی کو کیا حق ہے اور دین کی تفصیلی تعلیم تو بہت ہی معقول اور مبنی بر حقائق ہے۔ اس پر تو کسی کو کسی اعتراض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی روشنی میں دوسرے مذاہب پر شاید یہ اعتراض ہو کہ انہوں نے اس شان کی تعلیم پیش نہیں کی۔ دین پر نہیں ہوتا۔

بقیہ صفحہ 6

رہنا چاہئے۔ اگر خدانخواستہ آپ نزلہ، زکام، فلو کا شکار ہو جائیں تو گھر پر رہئے گرم رہئے اور آرام کیجئے پسینہ کے ذریعہ سے پانی کے ضیاع کو پورا کرنے کے لئے پانی خوب پیجئے۔ جو کچھ کھا سکیں ضرور کھائیں۔ اگر آپ تن تنہا رہتے ہیں تو کسی دوست عزیز یا ہمسایہ کو ضرور بتائیے کہ آپ بیمار ہیں۔ اگر آپ کو دل یا سینے کی کوئی شکایت ہے تو فوری اپنے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ اس کے علاوہ اگر فلو کی علامتیں برقرار ہیں یا حالت پہلے سے زیادہ خراب ہو جائے یا آپ کو سینے میں درد محسوس ہو تو فوری ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔

اگر آپ کا کوئی عمر رسیدہ ہمسایہ یا عزیز ہے تو سردیوں کے مہینوں میں ان کا خیال رکھئے۔ کیونکہ یہ تو خدا اور اس کے رسول کا بھی حکم ہے۔

تبصرہ کتب

اردو زبان میں کمپیوٹر سیکھنے کی آسان کتب

آٹو ٹیوٹر سیریز نمبر 3 اور 4

نام کتاب: پارٹ 3-انٹرنیٹ سیکھئے
پارٹ 4-ونڈوز 98 اور ایم ایس ڈاس سیکھئے
مصنف: مظفر اعجاز صاحب
قیمت:-/250 روپے
صفحات:- 270 (پارٹ 3)' 240 (پارٹ 4)

ہر شعبۂ زندگی میں کمپیوٹر اپنی بنیادیں آہستہ آہستہ مضبوط اور گہری کرتا چلا جا رہا ہے- جوں جوں اس کا استعمال بڑھ رہا ہے اس کے ساتھ ہی سیکھنے کی طرف رجحان میں بھی اضافہ ہو رہا ہے- ہر چھوٹا بڑا شخص کوئی نہ کوئی کتاب ہاتھ میں لئے کمپیوٹر سیکھنے کی دھن میں مگن ہے- انفارمیشن ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے جال نے ہر طبقۂ فکر کو پھنسا لیا ہے- طلباء' کمپیوٹر کی دنیا میں نو وارد اور کم پڑھے لکھے افراد کا دیرینہ مسئلہ معیاری کتب کی عدم دستیابی ہے- ضخیم اور بیش قیمت انگریزی کتب ان کے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ناکافی ہیں- پاکستان میں کمپیوٹر سیکھنے کے لئے اردو زبان میں متعدد کتب مارکیٹ میں موجود ہیں- لیکن ان میں سے اکثر کتب مصنف کے ذاتی مطالعہ' مشاہدہ اور تجربہ سے عاری ہیں' اس دور میں مظفر اعجاز صاحب کی آٹو ٹیوٹر سیریز اردو زبان میں' معیاری اور عام فہم ہونے کی وجہ سے بہت جلد کامیابی کی بلندیوں کو چھونے لگی ہے- رنگین اور جاذب نظر ٹائیٹل' آسان اور بے ساختہ طرز تحریر ان کتب کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے- اور اس پر مستزاد یہ کہ ہر مشکل مرحلے پر تصویر کی مدد سے وضاحت کر کے مزید بہتر بنایا گیا ہے-

آٹو ٹیوٹر سیریز کی پہلی دو کتب پر روزنامہ الفضل میں تبصرہ کیا جا چکا ہے- اس سلسلہ کی تیسری کتاب ایسے افراد اور سکول کے بچوں کے لئے ہے جو انٹرنیٹ کو بالکل ابتداء سے سیکھنا چاہتے ہیں- سب سے پہلے انٹرنیٹ کا تعارف اور استعمال کرنے کے آسان طریقے سکھائے گئے ہیں- اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ اس کے ذریعے ای میل' دنیا کی بہت سی معلومات کا حصول' قیمتی پروگراموں کو محفوظ کرنا' بچوں اور بڑوں کے دلچسپی کے ڈھیروں پروگرام اور آن لائن شاپنگ جیسے مشکل کام آسانی سے کئے جا سکتے ہیں- انٹرنیٹ سے رابطہ کرنے سے لے کر انٹرنیٹ پر ڈیٹا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے طریقوں پر روشنی ڈالی گئی ہے دیگر موضوعات میں پسندیدہ ویب سائیٹ کو کھولنا' اس کو محفوظ کرنا' انٹرنیٹ پر کسی فارم کو پر کرنے کا طریقہ' ای میل کا مکمل تعارف' انٹرنیٹ پر گفتگو (Chat) کرنا' کسی سافٹ ویئر کو ڈاؤن لوڈ کرنا' دوستوں کو گریٹنگ کارڈز بھیجنا' کسی کو موبائل فون پر پیغام بھیجنا اور اسی قسم کے موضوعات شامل کئے گئے ہیں اس کتاب کے آخر میں انٹرنیٹ کی تاریخ' نیٹ ورکنگ' سرور کا تعارف اور ISP کا تعارف وغیرہ جیسے اہم موضوعات بیان کئے گئے ہیں- صرف پندرہ دنوں میں اس کتاب کے ذریعے انٹرنیٹ سیکھا جا سکتا ہے-

اس سیریز کی چوتھی کتاب ونڈوز 98 اور ڈاس کے تعارف پر مشتمل ہے- کمپیوٹر کو باقاعدہ سیکھنے سے پہلے اس کو چلانے کے پروگراموں سے واقفیت ہونا ضروری ہے- کمپیوٹر کی ایجاد کے آغاز میں ڈاس کی اہمیت بہت زیادہ تھی کیونکہ کمپیوٹر کو چلانے کے لئے ڈاس (Disk Dos Operating System) ہی واحد پروگرام تھا- جس کے بعد آہستہ آہستہ ونڈوز نے اس کی جگہ لے کر کمپیوٹر کو آپریٹ کرنا مزید آسان کر دیا- لیکن ان تمام ترقیات کے باوجود ڈاس کی اہمیت اور استعمال اپنی جگہ قائم ہے- مظفر اعجاز صاحب نے ونڈوز اور ڈاس کے موضوعات پر قلم اٹھا کر بہت مشکل اور پیچیدہ مسائل کو آسان اور عام فہم زبان میں بیان کیا ہے- ڈاس کا تعارف اور کمپیوٹر کے مختلف حصوں کو تصویری زبان میں سمجھایا ہے- ڈاس کی کمانڈز' فائلیں بنانا' ان کو ترتیب سے رکھنا اور ہارڈویئر کا تعارف اور اس کے مختلف حصے خوبصورت انداز سے بیان کئے گئے ہیں- ونڈوز 98 کے تعارف میں بظاہر معمولی اور آسان نظر آنے والی چیزوں سے لے کر ونڈوز کو انسٹال کرنے کے طویل طریقۂ کار تک باتصویر بیان کیا گیا ہے- اس کے علاوہ ونڈوز میں چلنے والے بعض دلچسپ پروگراموں کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے- ونڈوز میں نوجوانوں کو بعض مسائل کا سامنا آئے دن کرنا پڑتا ہے- مثلاً نئی انسٹالیشن' سسٹم اپ گریڈ' ہارڈ ڈسک کو فارمیٹ کرنا' پرنٹر' VGA کارڈ' وغیرہ کے ڈرائیورز کو انسٹال کرنا وغیرہ' ان تمام مسائل کا حل بھی اب آپ کو اس کتاب میں ملے گا- آٹو ٹیوٹر سیریز بک کی وجہ سے کمپیوٹر کو سمجھنا اور چلانا آسان ہو گیا ہے اور ان کی وجہ سے IT میں مزید تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی بنیادیں مضبوط ہوتی جا رہی ہیں- اللہ تعالیٰ مصنف اور ان کے رفقائے کار کو مزید علمی کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے-

(ایف شمس)

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

موسم سرما اور صحت کے لئے احتیاطی تدابیر

سردیوں میں ٹھیک رہنے کے لئے گرم رہنا ضروری ہے جیسے جیسے سردی بڑھتی ہے۔ ہم سب کو زکام یا فلو لگنے کا امکان بڑھتا جاتا ہے۔ اور اگر آپ کے جسم کا درجہ حرارت کم ہو جائے۔ تو دل کے دورے یا فالج کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں بڑی عمر کے لوگ یا بچے جلدی بیمار ہو جاتے ہیں اور نزلہ زکام اور گلے خراب ہونے کے شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سردیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بہترین راستہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو موسم کے مطابق گرم رکھا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ صحت مند زندگی بسر کی جائے۔ آپ کی صحت کا انحصار مناسب کھانے پینے اور ورزش پر ہے اور اس سے بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ صحت مند رہنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے گھر کو بھی گرم رکھیں اور باہر جائیں تو بھی اپنے آپ کو گرم رکھیں۔ سردیوں میں صحت مند رہنے کے لئے آپ کو وہ کام کاج کرتے رہنا چاہئے جو آپ کو باقی سال تندرست رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ یہ جائزہ لیں کہ آپ عام طور پر ہر روز کیا کرتے ہیں۔

اگر تمباکو نوشی کی عادت ہے تو اسے اب ترک کرنے کی کوشش کریں۔ حقائق بتاتے ہیں کہ آپ چاہے عمر کے کسی حصہ میں ہیں۔ تمباکو نوشی ترک کرنے سے آپ اپنی صحت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ تمباکو نوشی بہت ساری بیماریوں کا باعث ہے۔ لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنی کمائی کو خرچ کر کے اپنی ہی صحت برباد کر لیتے ہیں۔

کھانا پینا اور ورزش

ملی جلی خوراک کافی مقدار میں گرم مشروبات پینے کی کوشش کرنی چاہئے اور باقی سال کی طرح سردیوں میں بھی زیادہ سے زیادہ سرگرم رہئے۔ نزلہ زکام کے لئے ہومیوپیتھی کے نسخہ جات استعمال کر کے آپ نزلہ زکام پر قابو پا سکتے ہیں۔ اگر آپ زیادہ عمر کے ہیں۔ تو آپ خطرے کی زد میں ہیں آپ کو دل کی پرانی بیماری یا دمہ سمیت سانس لینے کی پرانی بیماری، گردے کی پرانی بیماری یا ذیابیطس کی بیماری ہے۔ تو ان کی وجہ سے آپ کی قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ گھر سے باہر یا گھر کے اندر اگر آپ کو سردی لگ جائے تو آپ کے بیمار پڑنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ چند ایک امور آپ کو سردی سے بچنے کے لئے ضروری ہیں۔

ایک موٹا کپڑا پہننے کی بجائے کئی باریک کپڑے پہنئے آپ کے جسم کی حرارت ان کی تہوں کے درمیان جمع ہو جائے گی۔ اون، روئی، یا نرم مصنوعی ریشہ کے لئے ایسے کپڑوں کا انتخاب کیجئے جو ہلکے پھلکے ہوں اور گرم رکھنے کے لئے تیار کئے گئے ہوں۔ گھر سے باہر جاتے وقت اپنے کوٹ کے نیچے ایک موٹے کپڑے کی بجائے کپڑوں کی نسبت کئی باریک تہیں آپ کو زیادہ گرم رکھیں گی۔ اپنے سر کو ڈھانپئے ورنہ آپ کو بڑی جلدی سردی لگ جائے گی۔ جراب کا استعمال بھی محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے۔

گرم خوراک کا استعمال

خوراک انسان کے لئے ایندھن ہے۔ اور خوراک آپ کو گرم رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے اور آپ کو گرم رکھنے کے لئے مدد دیتی ہے۔ دن میں کم از کم ایک گرم کھانے کی کوشش کیجئے۔ رات کو سردی کی وجہ سے آنکھ کھل جانے پر پینے کے لئے گرم مشروب کی ایک تھرموس فلاسک تیار کر کے اپنے بستر کے پاس رکھیں۔ ہر روز کھانے میں غذا کی ان پانچ بڑی اقسام میں سے کچھ نہ کچھ شامل کیجئے۔

گروپ 1۔ بریڈ (ڈبل روٹی) ناشتہ کے لئے اناج کی اشیاء و انڈہ۔

گروپ 2۔ تازہ پھل اور سبزیاں۔

گروپ 3۔ دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی غذائیں۔

گروپ 4۔ گوشت مچھلی انڈے مٹر اور دالیں۔

گروپ 5۔ روغن اور شکر والی غذائیں۔

ان تمام غذاؤں کو ہفتہ کے لئے ضرور جمع رکھیں تاکہ زیادہ سردی میں باہر نہ جانا پڑے۔ اگر آپ پرہیزی خوراک پر ہیں اور اپنے کھانے میں ڈاکٹر کے مشورے سے تبدیلی کر سکتے ہیں۔

گھر میں سونے سے پہلے سوئی گیس کا ہیٹر یا ایندھن کی انگیٹھی یا بجلی کا ہیٹر۔ ان کو ضرور بند کر کے سوئیں۔ سوئی گیس کی پائپ لائن کے جوڑ کو خاص طور پر چیک کر کے سونا چاہئے۔ اور کمرے میں کوئی نہ کوئی کھڑکی ایسی ضرور ہو جس میں ہوا آ جا سکے۔ اس لئے احتیاط کی بڑی سخت ضرورت ہے۔ کمرے کا درجہ حرارت 21 ڈگری سنٹی گریڈ ضرور ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ ان باتوں کا بھی خیال رکھئے۔

تمام قسم کی کھلی آگ کے سامنے حفاظتی جنگلے رکھئے۔ آگ کے بہت قریب نہ بیٹھیں۔ دھلے ہوئے کپڑوں کو سکھانے کے لئے آگ کے بہت زیادہ قریب نہ لٹکایئے۔ اس سے عمل تکثیف یا انجماد واقعہ ہوگا اور اس سے آگ کا خطرہ بھی پیدا ہوگا۔

اگر آپ بیمار پڑ جائیں تو آپ کو کیا کرنا چاہئے؟

فلو سے نمٹنا:-

وقت آنے سے پہلے فلو کے علاج کے لئے تیار

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم اقبال الدین صاحب (واقف زندگی) نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ زکیہ سلطانہ صاحبہ بنت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب راجپوت مرحوم 25 اور 26 دسمبر 2002ء کی درمیانی رات بعمر تقریباً 53 سال اتفاق ہسپتال ماڈل ٹاؤن لاہور میں بوجہ برین ہمیرج وفات پا گئیں۔ مرحومہ 24 دسمبر کو ربوہ سے لاہور بہن بھائیوں سے ملنے گئی تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کا جسد خاکی 26 دسمبر 2002ء کی رات ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 27 دسمبر بروز جمعۃ المبارک بیت المبارک میں مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھائی بفضلہ تعالیٰ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی احباب جماعت سے مرحومہ کے بلندی درجات اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دعائے نعم البدل

مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم میسر علی صاحب کا ایک نومولود بیٹا منیب احمد بعمر تین ماہ مورخہ 5 دسمبر 2002ء کو وفات پا گیا نومولود مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب رندھاوا آف دارالعلوم غربی ربوہ کا نواسہ اور مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب چک نمبر 108 ر۔ب چوہدری والا کا پوتا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری محمد انور وہلہ صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ فیصل ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ راشدہ کاشف صاحبہ اور مکرم کاشف بن حنیف صاحب کو مورخہ 9 دسمبر 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''معارج جری اللہ'' تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر حنیف اللہ خان صاحب کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک ' باعمر' خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حکیم مقبول احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ لکھتے ہیں۔ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب حال کراچی کے بائیں کندھے پر کینسر کی گلٹی ہے۔ متعدد آپریشنز ہو چکے ہیں۔ اب ڈاکٹرز نے کیموتھراپی تجویز کی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب ساکن دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے سمدھی مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سدھو ابن مکرم چوہدری بارے خان صاحب نمبردار آف چک 125/R.B لدھڑ ضلع فیصل آباد حال مقیم دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ بعمر 68 سال مورخہ 23 دسمبر 2002ء کو وفات پا گئے۔ اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز عشاء مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین ہونے کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری مربی سلسلہ دارالقضاء نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹے کے علاوہ دوسرے سب بچے بیرونی ممالک میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عدنان جاوید قائد خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال تحریر کرتے ہیں کہ ان کے چچا مکرم میاں داؤد عمر چغتائی صاحب ولد میاں محمد عمر چغتائی صاحب ریٹائرڈ ایس پی مورخہ 28 نومبر 2002ء بروز جمعرات انتقال کر گئے اگلے دن جمعہ کے روز مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا آپ حضرت میاں عبدالمجید صاحب رفیق مسیح موعود کے پوتے اور حضرت میاں عبدالرشید صاحب رفیق بانی سلسلہ کے نواسے تھے۔ آپ میاں خالد عمر چغتائی ریٹائرڈ آفیسر ADBP ڈاکٹر امجد عمر مقیم نیو جرسی امریکہ اور میاں جاوید عمر چغتائی صاحب منتظم مال مجلس انصاراللہ ساہیوال کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم نے اپنی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ آپ ہر سال جلسہ سالانہ ربوہ پر ٹریفک کنٹرول کی ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

مکرم سید نصیر احمد صاحب ابن مکرم سید منیر احمد صاحب دارالصدر شمالی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ سیدہ رضیہ سلطانہ شاہ صاحبہ بنت مکرم سید حمید احمد شاہ صاحب حال جرمنی مورخہ 24 دسمبر 2002ء بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم سید نصیر احمد صاحب مکرم محمد اشریف ہاشمی صاحب کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندان اور جماعت کیلئے بابرکت کرے۔

نیورو فزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نیورو فزیشن مورخہ 5 جنوری 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر اپنی پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

سگریٹ نوشی اور اس کے امراض پر
ہومیو پیتھک علمی نشست

احمدیہ ہومیو پیتھک ایسوسی ایشن ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 27 دسمبر 2002ء کو نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج کے ہال میں جمعہ کے بعد ''سگریٹ نوشی اور اس کے امراض'' پر ایک علمی نشست مکرم مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی کتاب ''ہومیو پیتھی علاج بالمثل'' سے سگریٹ نوشی کے نقصانات اور اس کا علاج سے متعلق اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے۔ مکرم ناصر احمد صدیقی صاحب صدر احمدیہ ہومیو پیتھک ایسوسی ایشن نے سگریٹ نوشی اور تمباکو کے مہلک خطرات بیان کئے۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال کارڈیالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ نے سگریٹ نوشی اور صحت پر پیدا ہونے والے برے اثرات کے موضوع پر لیکچر دیتے ہوئے بتایا کہ تمباکو کے دھوئیں میں ہزارہا ایسے کیمیائی اجزاء شامل ہیں جو زندگی کے لئے انتہائی خطرناک ہیں اور سگریٹ کے دھوئیں میں بیٹھ کر سانس لینے والے دیگر افراد کیلئے بھی انتہائی خطرناک بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

سگریٹ نوشی اور اس کے دھوئیں سے طبعی عمر سے دس سال زندگی کم ہو جاتی ہے یہ بے وقت موت کی طرف دھکیلتی ہے۔ بیماری والی زندگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک نشہ آور ہے۔ حاملہ عورتوں کیلئے سگریٹ نوشی یا اس کا دھواں بہت ہی خطرناک ہے۔ آئندہ پیدا ہونے والے بچے پر بھی اس کے بداثرات پڑتے ہیں۔ اور بیمار نسل پروان چڑھتی ہے۔ سگریٹ کا دھواں سب سے بڑی ماحولیاتی آلودگی ہے جو کسی پنکھے یا ونٹی لیشن سے دور نہیں ہوتا۔

آپ نے بتایا کہ جسم کا کوئی عضو سگریٹ کے دھوئیں سے محفوظ نہیں رہتا اس کی وجہ سے مختلف بیماریاں۔ گلے کا کینسر' السر۔ ٹی بی یا پھیپھڑوں کا کینسر اور دل کے مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ سگریٹ پینے والے اور اس کے دھوئیں میں بیٹھنے والے کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں دل آہستہ آہستہ کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے دل کے پٹھوں کو خون کی سپلائی کم ہو جاتی ہے۔ یا بند بھی ہو سکتی ہے پھر انجو پلاسٹی کرانی پڑتی ہے۔ سیڑھیاں چڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ سانس پھولنے لگتا ہے۔

سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں شوگر' بلڈ پریشر اور خون میں چکنائی کی زیادتی 11 گنا زیادہ ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اس کا دھواں دماغ کے فالج کا باعث بنتا ہے۔ سگریٹ پینے والوں کے بچوں میں سانس کی تکالیف ہو جاتی ہیں۔ اور پیدائش کے پہلے سال ہی بچوں میں یہ بیماریاں زیادہ ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

سگریٹ نوشی کرنے والوں کے بچوں میں عموماً باغیانہ رویہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس نشہ کے نتیجہ میں دیگر نشوں کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور کئی بیماریوں کے در کھل جاتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے سگریٹ نوش حضرات سے التماس کرتے ہوئے کہا کہ سگریٹ نوشی جو انتہائی مہلک بیماریوں کا سبب بنتی ہے اس سے خود بھی بچیں اور اپنے معصوم بچوں پر رحم کرتے ہوئے انہیں بھی اس کے بداثرات سے بچائیں۔ پبلک جگہوں پر تو اس کا پینا بالکل ممنوع ہونا چاہئے۔ ڈاکٹر پریکٹیشنرز اور جماعت کی ذیلی تنظیمیں اس میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اور موثر انداز میں لوگوں کو اس کے نقصانات اور بداثرات سے آگاہ کیا جائے۔

آخر پر محترم مہمان خصوصی مکرم مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانونی نے مختصر خطاب کے بعد دعا کروائی۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
کیپسول روح شباب
طاقت کی بے مثال دوا تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی اور کمزور اعصاب میں برقی رو دوڑ جاتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	2 جنوری	زوال آفتاب :	12-12
جمعرات	2 جنوری	غروب آفتاب :	5-18
جمعہ	3 جنوری	طلوع فجر :	5-40
جمعہ	3 جنوری	طلوع آفتاب :	7-07

سینٹ کے انتخابات کا شیڈیول صدر جنرل مشرف نے سینٹ کے الیکشن کرانے کی منظوری دے دی ہے۔ چاروں صوبوں میں سینٹ کے انتخابات 4 فروری کو ہونگے جبکہ اسلام آباد اور فاٹا کی نشستوں کیلئے انتخابات 8 فروری کو ہونگے۔ لیگل فریم ورک آرڈر کے تحت سینٹ کی 100 نشستوں پر انتخابات کرائے جائیں گے۔ جس میں ہر صوبے کے لئے 22 نشستیں مخصوص کی گئی ہیں۔ اس میں 14 جنرل، 4 خواتین اور 4 ٹیکنو کریٹس کی نشستیں شامل ہوں گی۔ اس روز چاروں صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس ہونگے۔

سعودی عرب کا دورہ اعلیٰ سطحی مشاورت کا حصہ ہے وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان کو سعودی عرب کے ساتھ اپنے خصوصی تعلقات پر فخر ہے۔ جدہ پہنچنے کے بعد ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ ان کا یہ دورہ اعلیٰ سطح کے ان صلاح مشوروں کا حصہ ہے جو دونوں برادر ملکوں کے درمیان وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ انتہائی اطمینان کی بات ہے کہ پاکستان جنوبی ایشیا میں امن واستحکام کے لئے جو کوششیں کر رہا ہے۔ سعودی عرب نے مسلسل ان کی حمایت کی ہے۔

پٹرولیم کی تمام اقسام کی قیمتوں میں اضافہ پٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتوں میں نظر ثانی کے لئے قائم پٹرولیم کمپنیوں کی مشاورتی کمیٹی نے تمام پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں پھر نمایاں اضافہ کر دیا ہے یکم جنوری 2003ء سے سپر پٹرول کی قیمت میں مزید 4.77 فیصد کی شرح سے 1.48 روپے فی لیٹر اضافہ کر کے نئی قیمت 32.50 روپے فی لیٹر مقرر کی گئی ہے۔

پنجاب کابینہ چند دنوں میں بن جائے گی پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے نئے سال کے آغاز پر کہا ہے کہ کابینہ چند دنوں میں بن جائے گی اور وزراء کی تعداد مناسب ہوگی تاہم یہ امر پیش نظر رکھنا چاہئے کہ پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے جس کے 34 اضلاع ہیں۔ ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مناسب تعداد میں وزیر لئے جائیں گے۔

مسلم لیگ ق کے قائمقام صدر اور جنرل سیکرٹری کی نامزدگی پاکستان مسلم لیگ (ق) کی مرکزی مجلس عاملہ نے چودھری شجاعت حسین کو پارٹی کا نیا صدر نامزد کر دیا ہے اور وہ ق لیگ کے قائمقام صدر بن گئے ہیں جبکہ سلیم سیف اللہ خان کو قائمقام سیکرٹری جنرل نامزد کیا گیا۔ اس موقع پر چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ ہم روایت قائم کریں گے کہ پارٹی حکومت کو چلائے نہ کہ حکومت پارٹی کو چلائے۔ اور ساتھ ہی اس روایت کو مستحکم بھی کیا جائے گا۔

قومی بچت سکیموں پر شرح منافع کم کرنے کا فیصلہ عملی سرمایہ کاری کو بڑھانے کیلئے قومی بچت کی سکیموں پر شرح منافع مزید کم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے حکومت کی کوشش ہے کہ بینکوں میں رکھی گئی رقوم پر شرح منافع کم کرنے کی پالیسی پر عمل کیا جائے۔ حکومت کی طرف سے پانچ فیصد تک کمی کا اعلان ہو سکتا ہے۔

امن کمیٹیاں بحال حکومت پنجاب نے صوبہ میں فوری طور پر امن کمیٹیاں بحال کر دی ہیں۔ اور ضلعی حکومتوں سے کہا ہے کہ ضلعی امن کمیٹیاں بنا کر صوبائی حکومت کو امن کمیٹیوں کے ارکان کی فہرستیں فراہم کی جائیں۔

ورلڈ کپ کیلئے پاکستانی کرکٹ ٹیم کا اعلان چیف سلیکٹر وسیم باری نے فروری میں جنوبی افریقہ میں ہونے والے ورلڈ کپ کیلئے وقار یونس کی قیادت میں پندرہ رکنی کرکٹ ٹیم کا اعلان کر دیا ہے۔ انضمام الحق نائب کپتان ہونگے۔ دوسرے کھلاڑی یہ ہیں۔ سعید انور، توفیق عمر، سلیم الٰہی، یوسف یوحنا، یونس خان، شاہد آفریدی، راشد لطیف، وسیم اکرم، شعیب اختر، محمد سمیع، عبدالرزاق، اظہر محمود اور ثقلین مشتاق۔ سابق سیکرٹری خارجہ شہر یار خان کو ٹیم کا مینیجر بنایا گیا ہے۔ پاکستان 11 فروری 2003ء کو پہلا میچ آسٹریلیا کے خلاف کھیلے گا۔

فلسطینیوں کو چن چن کر قتل کیا جائے گا اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون نے کہا ہے کہ اسرائیلی آباد کاروں کی ہلاکت کے بعد یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ فلسطینی اپنی لڑائی بند نہیں کریں گے اس لئے ہم فلسطینیوں کو چن چن کر قتل کریں گے۔ اسرائیلی فوج نے دہشت گردی کی کارروائیوں میں مزید پانچ فلسطینی جاں بحق کر دیئے۔

فلسطینیوں کا قتل عام بند کیا جائے سعودی عرب کے شاہ فہد بن عبدالعزیز نے کہا ہے کہ اسرائیل فلسطینیوں کا قتل عام بند کرے۔ اسرائیل کی طرف سے جاری ظالمانہ کارروائیوں میں اضافے سے قیام امن کیلئے عالمی کوششوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ تل ابیب اقوام متحدہ کی قراردادوں کی کھلی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہے۔

عراق پر اتحادیوں کی بمباری برطانوی اور امریکی اتحادی طیاروں نے بغداد پر بمباری کر کے دفاعی تنصیبات تباہ کر دی ہیں۔ پینٹا گون کے ترجمان نے کہا کہ عراق نو فلائی زون سے ریڈار سسٹم منتقل کر رہا تھا۔

پاکستان کشمیر کو بھول جائے بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر کو بھول جائے۔ اقتصادی اور ثقافتی تعلقات قائم کرے۔ ہم نے پاکستان کو تسلیم کر لیا لیکن وہ کسی صورت میں سیکولر بھارت کو تسلیم نہیں کر رہا۔ دوستانہ تعلقات کے بعد مسئلہ کشمیر کا قابل قبول حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

وینزویلا کے صدر کے خلاف مظاہرے وینزویلا کے دارالحکومت کراکس میں صدر شاویز کی حمایت اور مخالفت میں مظاہرہ کرنے والے افراد میں جھڑپوں کے باعث متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ حزب اختلاف کے رہنما کی قیادت میں 10 لاکھ افراد نے مظاہرہ کیا اور ٹیکس ادائیگی بند کرنے کی دھمکی دی۔

امریکہ یورپ تعلقات برسلز میں مقیم یورپی یونین کے ایک مبصر نے کہا ہے کہ واشنگٹن کی خود غرضی سے امریکہ اور یورپ کے تعلقات تیزی سے بگڑنے لگے ہیں۔ امریکہ صرف اپنا فائدہ سوچتا ہے چاہے اس کیلئے لاشوں کا سمندر عبور کرنا پڑے۔ عراق اور افغانستان کے بارے میں اس کی حکمت عملی اس کا ثبوت ہے۔

عراق پر مزید پابندی اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعے عراق پر عام ضرورت کی 50 اشیاء کی درآمد پر پابندیاں لگا دی ہیں۔ سلامتی کونسل نے تیرہ صفر سے قرارداد منظور کی۔ روس اور شام نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

بھارتی گجرات میں فسادات بھارت میں گجرات کی نئی حکومت کے قیام کے بعد مسلم کش فسادات جاری ہیں۔ انتہا پسند ہندوؤں نے ایک اور مسلمان کو جاں بحق کر دیا۔

انسانوں کی تجارت وائس آف امریکہ کی رپورٹ کے مطابق ہر سال دنیا میں جبری محنت اور عصمت فروشی کے لئے دس لاکھ سے چالیس لاکھ افراد کی خرید و فروخت ہوتی ہے انسانوں کی تجارت میں ملوث افراد سالانہ سات ارب ڈالر منافع کماتے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے اندازے کے مطابق ہر سال قریباً پچاس ہزار افراد کو غیر قانونی طور پر امریکہ لایا جاتا ہے۔

مقناطیسی ٹرین چین میں دنیا کی پہلی تجارتی مقناطیسی ٹرین سفر پر روانہ ہوگئی۔ جرمنی کے چانسلر شروڈر اور چینی وزیر اعظم نے اس ٹرین میں سفر کیا۔ مقناطیسی عمل سے چلنے والی ٹرین شنگھائی شہر کو بین الاقوامی ہوائی اڈے سے ملائے گی۔ ٹرین جرمن انجینئرز نے تیار کی ہے جس پر 12 ارب ڈالر کی لاگت آئی۔

TUITION
ENGLISH : TENSES
(+2000 PATTERNS IN 1 MONTH)
PROFESSOR SAJJAD
31/55 D.U.S RAB. ☎212694

خوشی کے مواقع پر مناسب ریٹ کے ساتھ
نئی ورائٹی دستیاب ہے۔
غمی کے موقع پر پہلے دن کے سامان کی چارجنگ (فری)
173-172 بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
فون:5832655 موبائل:0303-7558315

نیا سال مبارک ہو
"ہم قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کی رضا کی جستجو کرتے رہتے ہیں" (الہام حضرت مصلح موعود)
محمد رفیع ناصر (ناصر دواخانہ رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
04524-211434-212434 Fax:213966: Email Shafipak@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون۔ 214750
★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515
SHARIF JEWELLERS